سوال

(402)ہاتھ سے منع کرنا حکمران کا کام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ سختی کے بغیر باز نہیں آتے تو ایسے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں کچھ لوگ ایسے سختی کے بغیر باز نہیں آتے لیکن ایسی سختی جو مصلحت کے خلاف ہویا جس کا نتیجہ اس سے بھی برا نکلتا ہو تو وہ جائز نہیں ہے کیونکہ واجب یہ ہے کہ حکمت ودانش کو اختیار کیا جائے' سختی یعنی مارنا 'ادب سکھانا اور قید کرنا تو حکمرانوں کا کام ہے۔ عام لوگوں کا فرض یہ ہے کہ وہ حق کو بیان کردیں اور برے کاموں کی تردید کردیں' باقی رہا برائی کو ہاتھ سے مٹانا تو یہ حکمرانوں کا منصب ہے' یہ ان پر فرض ہے کہ وہ بقدر استطاعت برائی کو ختم کریں کیونکہ وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔

اگر انسان اپنے ہاتھ سے اس برائی کو مٹانا چاہے جو وہ دیکھے تو اس سے خرابی پیدا ہو سکتی ہے' جو اس برئی سے بھی بڑھ کر ہو لہذا اس معاملہ میں حکمت ودانش سے کام لینا چاہیے۔ آپ برائی کو اپنے ہاتھ سے اپنے گھر میں تو مٹا سکتے ہیں لیکن اگر اس برائی کو بازار میں اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کریں تو ہو سکتا ہے کہ کہ اس کا نتیجہ اس برائی سے بھی زیادہ برا ہے ثابت ہو' اس صورت میں آپ کے لیے واجب ہے کہ بات اس شخص تک پہنچا دیں' جسے بازار میں اپنے ہاتھ سے برائی ختم کردینے کی قدرت حاصل ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص310

محدث فتویٰ